Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۴ رجب ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۵ وفا ۱۳۵۴ھش ۔ ۱۵ جولائی ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۶۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

استغفار کو توبہ پر تقدّم حاصل ہے

استغفار خدا سے حاصل کی جانیوالی قوّت ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے

"استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدّم حاصل ہے کیونکہ استغفار مدد اور قوّت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔ عادت اللہ یہی ہے کہ جب (انسان) اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا تو خدا تعالیٰ ایک قوّت دیگا پھر اس قوّت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے گا اور نیکیوں کو کرنے کے لئے اس میں ایک قوّت پیدا ہو جائیگی جس کا نام توبوا الیہ ہے اس لئے طبعی طور پر بھی یہی ترتیب ہے۔ غرض اس میں ایک طریق ہے جو سالکوں کے لئے رکھا ہے کہ سالک ہر حالت میں خدا سے استمداد چاہے۔ سالک جب تک اللہ تعالیٰ سے قوّت نہ پائے گا کیا کر سکے گا۔ توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے اگر استغفار نہ ہو تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوّت مر جاتی ہے پھر اگر اس طرح پر استغفار کرو گے اور پھر توبہ کرو گے تو نتیجہ ہو گا یمتعکم متاعاً حسناً الیٰ اجل مسمّیٰ۔ سنّت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر استغفار اور توبہ کرو گے تو اپنے مراتب پا لو گے۔ ہر ایک جس کے لئے ایک دائرہ ہے جس میں وہ مدارج ترقی کو حاصل کرتا ہے۔ ہر ایک آدمی نبی، رسول، صدّیق اور شہید نہیں ہو سکتا۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۸)

"وان استغفروا ربّکم ثمّ توبوا الیہ۔ یاد رکھو کہ دو چیزیں اس اُمّت کو عطا فرمائی گئی ہیں ایک قوّت حاصل کرنے کے واسطے دوسری حاصل کردہ قوّت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوّت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔" (ایضاً صفحہ ۶۷)

"غفلت غیر معلوم اسباب سے ہے بعض وقت انسان نہیں جانتا اور یک دفعہ ہی زنگ اور تیرگی اسکے قلب پر آجاتی ہے اس کے لئے استغفار ہے۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ وہ زنگ اور تیرگی نہ آوے۔ ... تمام انبیاء اسکے محتاج تھے جتنا کوئی استغفار کرتا ہے اتنا ہی معصوم ہوتا ہے اصل معنے یہ ہیں کہ خدا نے اسے بچایا۔ معصوم ہونے کے معنے مستغفر کے ہیں۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کل حضور کو نزلہ اور گلے میں خراش کی تکلیف رہی

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۵ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

کل دن بھر سر اور کمر میں درد رہی

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور عمر میں خاص برکت بخشے۔ آمین

ربوہ ۱۵ وفا۔ گذشتہ اتوار (۱۳ جولائی) سے ربوہ میں مطلع ابر آلود ہے اور وقفہ وقفہ سے بارش کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

الٰہی منشاء کے ماتحت غلبۂ اسلام کی خاطر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ "صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم" کے فنڈز کو مضبوط کر کے آپ اس عظیم سکیم کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔ پس اپنے وعدوں کے مطابق مرحلہ وار ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو احسن جزاء دے۔ آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مجلسِ خدّام الاحمدیہ مرکزیہ کا
— سالانہ اجتماع —

امسال مجلس خدّام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مؤرخہ ۲۴-۲۵-۲۶ اخاء ۱۳۵۴ ہش مطابق ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(معتمد مجلس خدّام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۵ ر وفا ۱۳۵۴ھ
۱۵ ر جولائی ۱۹۷۵ء

تلافیٔ مافات اور مستقبل سنوارنے کا زمانہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے اِس وسیع و عریض کائنات کو پیدا کر کے اور اس کے قیام و بقاء کے ضامن محکم و ابلغ نظام کو معرضِ وجود میں لا کر کرۂ ارض پر انسان کو ایک نہایت ہی عظیم مقصد کے پیشِ نظر پیدا کیا ہے اور وہ عظیم مقصد جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (الذاریٰت آیت ۵۷) سے ظاہر ہے یہ ہے کہ انسان صحیح معنوں میں اس کا عبد بنے۔

اب جہاں تک اِس مقصد کے پُورا ہونے کا تعلق ہے انسان کو دنیا میں بالعموم تین زمانوں یا حالتوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ایک بچپن کا زمانہ اور اسکی مخصوص حالت، دُوسرا جوانی کا زمانہ اور اس کی مخصوص کیفیات، تیسرا بڑھاپے کا زمانہ اور اس کے مخصوص اثرات۔ سوائے اِس کے کہ کوئی شخص بقضائے الٰہی بچپن یا جوانی میں ہی فوت ہو جائے انسان کو اِس دُنیا میں بالعموم اِن تین زمانوں اور ان کی مختلف النوع حالتوں میں سے گزرنا پڑتا ہے اور اِن تینوں حالتوں میں اس کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی پیدائش کے عظیم مقصد کو نہ بھُولے اور اسے پیشِ نظر رکھ کر اِس دُنیا میں اِس طرح زندگی گزارے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بن سکے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اِن تینوں زمانوں، انکی مخصوص حالتوں اور ان کی کیفیات و اثرات کا بار بار ذکر فرمایا ہے اور اِس طرح انسان کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اِن زمانوں اور حالتوں پر مسلسل غور کر کے ہر زمانہ میں وہ راہِ عمل اختیار کرے جس سے اس کی پیدائش کا عظیم مقصد بہ تمام و کمال پورا ہو سکے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

(المؤمن آیت ۶۸)

ترجمہ:- وہی ہے جس نے تم کو (پہلے دَور میں) مٹی سے پیدا کیا، پھر (دُوسرے دَور میں) نطفہ سے، پھر (تیسرے دَور میں) ایک خون کے لوتھڑے سے۔ پھر اس سے تم کو ایک بچہ بنا کر نکالتا ہے۔ پھر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاتے ہو۔ پھر اُس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تم اپنے بڑھاپے کو پہنچ جاتے ہو۔ اور تم میں سے کسی کی رُوح اس عمر کو پہنچنے سے پہلے (یعنی بڑھاپے کی عمر کو پہنچنے سے پہلے) قبض کر لی جاتی ہے۔ اور وہ ایسا اس لئے کرتا ہے کہ تم اُس مدت کو پہنچ جاؤ جو تمہارے لئے مقرر کی گئی ہے اور تا کہ تم (اُس ڈھیل کے زمانہ سے فائدہ اُٹھا کر) عقل سے کام لو۔

اِس آیۂ کریمہ میں انسانی زندگی کے تین زمانوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک بچپن کا زمانہ، دوسرے جوانی کا زمانہ اور تیسرے بڑھاپے کا زمانہ۔ اب جہاں تک اِن زمانوں کی مختلف النوع کیفیات کا تعلق ہے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان میں سے پہلا اور آخری زمانہ ضعف کا زمانہ ہے گو اِن دونوں یعنی پہلے اور آخری زمانہ کے ضعف میں بھی بلحاظ نوعیت فرق ہے۔ دوسرا یعنی درمیانی زمانہ قوت و طاقت کا زمانہ ہے اور پہلے اور آخری ہر دو زمانوں سے یکسر مختلف واقع ہُوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ۝ (الروم آیت ۵۵)

ترجمہ:- اللہ وہی ہے جس نے تم کو اس حالت میں پیدا کیا کہ تمہارے اندر کمزوری پائی جاتی تھی پھر کمزوری کے بعد تم کو قوت بخشی پھر قوت کے بعد ضعف اور بڑھاپا دیا۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ بڑے علم والا اور قدرت والا ہے۔

ان تینوں زمانوں میں سے بچپن اور بڑھاپے کا زمانہ تو ہوتا ہی ضعف کا زمانہ ہے۔ بچپن کے زمانہ میں انسان کمزور ہی نہیں ہوتا بلکہ بے شعور بھی ہوتا ہے اسلئے پیدائش کے حقیقی مقصد کو سمجھنا اور اسکے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنا اس کیلئے محال ہوتا ہے، بڑھاپے میں انسان سب کچھ سمجھتے بوجھتے ہوئے بھی ضعف و اضمحلال کیوجہ سے اس قابل نہیں ہوتا کہ پیدائش کے مقصد کو بہ تمام و کمال پورا کر سکے۔ لے دے کر درمیانی زمانہ یعنی جوانی کا زمانہ قوت و طاقت کیوجہ سے ایک ایسا زمانہ ہوتا ہے جس میں انسان اگر چاہے تو پیدائش کے اصل مقصد کو پورا کر کے اپنی عاقبت سنوار سکتا ہے۔ لیکن اِس زمانہ میں اسیر ہوائے نفس غالب آ کر اسے کسی کام کا نہیں رہنے دیتی۔ زندگی کے تینوں زمانے اپنی اپنی جگہ بعض مشکلات اور خطرات کے حامل ہوتے ہیں۔ انسان کیلئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ حتی الوسع ان مشکلات اور خطرات پر قابو پاتے ہوئے خدا کو پانے اور اس کا حقیقی عبد بننے کی کوشش کرے اور اس طرح پیدائش انسانی کے مقصد کو پورا کرنیوالا بنے۔ جہاں تک انسانی زندگی کے ان تینوں زمانوں کی مشکلات اور خطرات کا تعلق ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خاتمہ بالخیر ایک ایسی بات ہے کہ جس کے حاصل کرنے کیلئے راستہ میں بہت سے کانٹے ہیں۔ جب انسان دُنیا میں آتا ہے تو اس کا اوّل حصہ عمر کا تو بیہوشی میں گزر جاتا ہے کیونکہ بچہ ہوتا ہے اور اسکو کسی قسم کا علم ہرگز نہیں ہوتا۔ اِس کے بعد جب ہوش سنبھالتا ہے تو اسپر دوسرا زمانہ آتا ہے۔ اگرچہ اِس (دوسرے) زمانہ میں بچوں جیسی بیہوشی تو نہیں ہوتی مگر جوانی کی مستی اور نفس امّارہ کے جذبات اور غلبہ کی ایک بیہوشی ضرور ہوتی ہے جو اس ہوش کے دنوں میں بھی بیہوشی پیدا کر دیتی ہے اور انسان کچھ ایسا خود رفتہ ہو جاتا ہے کہ گویا بیہوش ہی ہے۔ پس دو زمانے تو اس طرح مارے جاتے ہیں۔ پھر تیسرا زمانہ آتا ہے جو کہ پیرانہ سالی کا زمانہ ہوتا ہے کہ علم کے بعد پھر لاعلم ہو جاتا ہے حواس اور دوسرے قوٰی میں فتور آنے لگتا ہے۔ یہ پیرانہ سالی کا زمانہ ہے۔ بعض لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ پیرانہ سالی میں قدم رکھتے ہی اُن میں آثار جنون کے شروع ہو جاتے ہیں اور حواس باختہ اور مخبوط الحواس نظر آنے لگتے ہیں اور بچپن کے سے خواص ان میں پائے جاتے ہیں۔ ایسے بہت سے خاندان ہیں کہ ان میں ۶۰ یا ۷۰ سال کے بعد انسان کے حواس بیکار ہو جاتے ہیں۔ غرض ایسا نہ بھی ہو تو بھی قوٰی کی کمزوری اور طاقتوں کے ضائع ہو جانے سے انسان ہوش میں بیہوش ہو جاتا ہے اور تکاسل اپنا اثر کرنے لگتا ہے۔ انسان کی عمر کی تقسیم انہی تین زمانوں پر ہے اور تینوں ہی خطرات اور مشکلات میں ہیں۔ پس اب دیکھ لو اور خوب غور کرو کہ انسان کو خاتمہ بالخیر کے لئے کس قدر مشکلات کا سامنا ہے۔" (تقریریں صفحہ ۲۱۰)

اِس میں شک نہیں تینوں ہی زمانے مشکلات اور خطرات میں گھرے ہوئے ہیں پھر بھی اگر دیکھا جائے تو پہلے اور آخری زمانے یعنی بچپن اور بڑھاپے کے زمانے ضعف اور تکاسل کی وجہ سے اپنے اپنے رنگ میں بڑی حد تک معذوری کے زمانے ہوتے ہیں۔ صرف درمیانی زمانہ یعنی جوانی کا زمانہ ایک ایسا کار آمد زمانہ ہوتا ہے جس میں انسانی شعور اور قوت و طاقت اپنے عروج پر ہوتی ہے اور انسان اِس زمانہ میں نفسِ امارہ کا کامیاب مقابلہ کر کے اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بن سکتا ہے اور اِس طرح بچپن کی غیر شعوری غفلتوں، سُستیوں اور کوتاہیوں کی تلافی کر سکتا ہے اور اسی طرح مستقبل یعنی بڑھاپے کے لئے بھی روحانی سرمایہ فراہم کر سکتا ہے۔ سو جو شخص جوانی کے زمانہ میں حقیقی عبد بن کر دکھاتا ہے وُہی خاتمہ بالخیر کی توقع کر سکتا ہے اور جو جوانی غفلت میں گزارتا ہے وہ سراسر گھاٹے میں رہتا ہے اسے نہ تلافیٔ مافات ہی کی توفیق ملتی ہے اور نہ اس کے پاس ایسا رُوحانی سرمایہ ہوتا ہے جو ضعیفی اور پیرانہ سالی میں کفایت کر سکے۔ پس اصل کار آمد زمانہ جوانی کا زمانہ ہے۔ جو اِس کی قدر کرتے ہیں، وُہی خاتمہ بالخیر کے مستحق قرار پاتے ہیں ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت حضرت ابوبکر صدیقؓ

مکرم مولوی رفیق سعید صاحب شاہد مربی مقیم کوہاٹ

سیرت کا مفہوم۔ سیرۃ کا لفظ سَارَ یَسِیْرُ سے ماخوذ ہے۔ لغت میں لکھا ہے سِیْرَۃُ الرَّجُلِ صَحِیْفَۃُ اَعْمَالِہٖ وَکَیْفِیَّۃُ سُلُوْکِہٖ بَیْنَ النَّاسِ۔ (المنجد)

کہ انسان کی سیرت سے مراد اس کا وہ رویّہ اور سلوک ہے جو وہ بنی نوع انسان کے ساتھ زندگی میں اختیار کرتا ہے گویا سیرت اس روح کا نام ہے جو انسانی افعال و اعمال کے پیچھے کام کرتی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ وہ مرد مومن اور مرد مجاہد تھے جو ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ عزیز اور سب سے زیادہ محبوب تھے۔ یہی وہ عظیم الشان شخصیت تھی جس کو حضور اقدس و مطہر کے ساتھ تین دن تنگ و تاریک غار میں رہنے کی عزت حاصل ہوئی اور اس آڑے وقت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ساتھی کو اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا کا مژدہ سنایا تھا۔ یہی وہ بے نظیر بہادر تھا جس کو اشجع العرب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے وقت اپنا ہمسفر بنانے کی سعادت بخشی۔ یہ وہی متقی اور پرہیزگار شخص تھا۔ جس کو آقائے دوجہان نے مرض الموت میں اپنی بجائے نماز پڑھانے کا حکم صادر فرمایا۔ یہ اسی صدیقہ اور طاہرہ خاتون کا باپ تھا جسے خیر البشر اور افضل الرسل کی سب سے چہیتی بیوی اور رفیقہ زندگی ہونے کا فخر حاصل ہوا یہ وہ محترم انسان تھا جس کے متعلق رحمت للعالمین نے ارشاد فرمایا:۔

لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ الْعِبَادِ
خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا

حضرت ابوبکر صدیقؓ جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلیفۃ المسلمین ہونے کا شرف حاصل ہے۔ قریش کے ایک معزز قبیلہ بنو تیم میں تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب سات پشت کے بعد مرہ بن کعب پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شجرہ طیبہ سے مل جاتا ہے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی عثمان بن عامر تھا کنیت ابو قحافہ تھی آپ کی والدہ صاحبہ کا نام سلمیٰ بنت صخر اور کنیت اُمّ الخیر تھی حضرت ابوبکرؓ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دو سال تین ماہ چھوٹے تھے۔ آپ جون یا جولائی ۵۷۳ء میں پیدا ہوئے۔ آپؓ کے پیدا ہونے کے وقت اگرچہ تمام قوم اور سارا ملک فسق و فجور اور اصنام پرستی میں مبتلا تھا۔ آپ کے والد صاحب اسی کعبہ کی تقدیس رکھتے ہوئے جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے خدائے احد کی عبادت کرنے والوں کے لئے تعمیر ہوا تھا نام عبدالکعبہ رکھا۔ یہ مشرکانہ نام تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد میں آپ کا نام عبداللہ رکھا۔

... آپ کی کنیت ابوبکر تھی بکرؔ عربی لفظ ہے جس کے معنے جوان اونٹ کے ہیں آپ کو اونٹوں کے ساتھ بہت محبت تھی اور آپ ان کی پرورش اچھی کرتے اسی وجہ سے ابوبکر کے نام سے مشہور تھے جس طرح حضرت ابوہریرہؓ بلیوں سے محبت رکھنے کے باعث ابوہریرہ کہلاتے تھے۔

آپ کا لقب صدیق و عتیق تھا اللہ تبارک نے آپکو قرآن عظیم میں "ثانی اثنین" کے خطاب سے یاد فرمایا ہے۔ اہل دنیا والوں میں یار غار کے لقب سے مشہور ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ شروع سے ہی اپنی تمام قوم میں نہایت عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ اہل مکہ آپؓ کو نہایت لطیف راستباز اور دیانتدار سمجھتے تھے۔

آپؓ بڑے عقلمند فہیم اور نہایت حلیم و بردبار تھے۔ رحم و شفقت اور ملنساری و مروت آپ کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی اس وقت عرب میں شراب پینے کا عام رواج تھا۔ مگر آپؓ نے ساری عمر میں شراب کا ایک گھونٹ تک بھی نہ پیا غرباء کی امداد۔ مساکین کی اعانت۔ بیواؤں کی ہمدردی۔ یتیموں کی دلداری۔ عزیزوں سے سلوک اور مسافروں کی خدمت کرنا آپ کے مخصوص اوصاف میں شامل تھا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ وہ سب سے پہلے مرد مومن ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوٰے نبوت پر ایمان لائے اور ایمان لاتے ہی سب سے پہلا کام آپؓ نے یہ کیا کہ چالیس ہزار درہم جو آپ کے پاس تھے۔ اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دئے اور ساتھ ہی اپنی زندگی کو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے وقف کر دیا

ہجرت کے بعد بھی مکی زندگی کی طرح مدینہ منورہ میں بھی یہ عاشق صادق اور حقیقی فدائی سایہ کی طرح ہر وقت ہر آن اپنے محبوب کے قدموں سے لپٹا رہتا تھا اور ہر وہ غزوہ اور جنگ جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس شرکت فرمائی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اس میں شامل ہوئے اور داد شجاعت دیتے رہے اور ہر جنگ کے موقعہ پر مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے جنگ تبوک کے موقعہ پر آپؓ نے اپنے گھر کا سب ساز و سامان مالی جہاد میں حضور اقدس کے قدموں پر نچھاور کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر حضرت ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا۔ اے ابوبکر کچھ مال گھر میں بھی چھوڑا ہے۔ یا سب کچھ لے آئے ہو۔ تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نہایت ادب سے جواب دیا۔ گھر میں اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے نام کو ہی چھوڑ آیا ہوں۔ جب ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ مطابق ۳ جون ۶۳۲ء کو اللہ تبارک نے اپنے پیارے رسولؐ کو اپنے جوار رحمت میں بلا لیا تو فدایان رسولؐ کی حالت مارے غم کے دیوانوں کی سی ہو گئی۔ ان کی آنکھوں میں دنیا اندھیر ہو گئی۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یقین ہی نہیں آتا تھا کہ آفتاب رسالت بھی غروب ہو سکتا ہے۔ حضرت فاروق اعظمؓ کی حالت تو اس صدمہ سے اتنی غیر ہو گئی کہ وہ آپے میں نہ رہے۔ نہایت بے خودی کی حالت میں مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر تلوار کھینچ لی اور کہنے لگے

اِنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ
یَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَاتَ وَاِنَّہٗ لَمْ یَمُتْ وَلٰکِنَّہٗ
ذَھَبَ اِلٰی رَبِّہٖ کَمَا ذَھَبَ
مُوْسٰی وَیَرْجِعَنَّ فَیَقْطَعَنَّ
اَیْدِیَ رِجَالٍ وَّاَرْجُلَھُمْ

جب صدیق اکبرؓ نے یہ نظارہ دیکھا تو اگرچہ ان کو بھی ہمارے پیارے آقا کی رحلت کا کچھ کم صدمہ نہ تھا مگر انتہائی ضبط و تحمل کے ساتھ ممبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا:۔

مَنْ کَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا
فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ
وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ
فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ

یعنی اگر کوئی آدمی محمد صلعم کو پوجتا تھا تو آج محمد فوت ہو گئے ہیں۔ مگر جو خدا کی عبادت کرتا تھا وہ یاد رکھے خدا زندہ ہے اس پر کبھی موت نہیں آتی اس کے بعد قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ
اَفَاِئنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ
عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ
یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْہِ
فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیْئًا
وَسَیَجْزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیْنَ
(آل عمران ۱۴۳)

حضرت ابوبکرؓ کے اس بیان کے ساتھ سب صحابہ کرام نے اتفاق کیا۔ اور انہیں یقین ہو گیا کہ واقعہ میں حضور انور فوت ہو گئے ہیں اور اب دوبارہ نہیں آئیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سانحہ عظیم پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حالت کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں۔

"جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو اسلام اور اسلامیان پر کوہ مصائب ٹوٹ پڑا۔ بہت سے منافق و مرتد ہو گئے اور ان مرتدین کی زبانیں تیز ہوئیں اور کئی افترا پرداز مدعی نبوت بن گئے

اور ہوتا ہے بادیہ نشین ان کے گرد جمع
ہو گئے۔ حتیٰ کہ ایک لاکھ کے قریب جاہل
اور فاجر لوگ مسیلمہ کذاب سے مل گئے
فتنوں کی آندھیاں اور جھکڑ چلنے لگے
اور مصائب و آلام کی کثرت ہو گئی۔ اور
اندرونی و بیرونی آفات نے ہر طرف سے
گھیر لیا اور مومن ایک جنبش و گردش
میں آ گئے۔ اس وقت تمام نفوس کو اندیشہ
ڈالے گئے۔ اور المناک و صعبناک حالات
نمودار ہو گئی اور اہل ایمان اس حد تک
لاچار و بے بس ہو گئے۔ گویا ان کے
دلوں پہ دہکتے انگارے رکھ دئے گئے
ہوں یا ان کو ذبح کر دیا گیا ہو۔ کبھی وہ
خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق
پہ آنسو بہاتے اور کبھی ان فتنوں پہ
جن کی آگ شدت سے بھڑک رہی تھی
اور امن و سکون کی کوئی کرن نظر نہ آتی
تھی۔ باطن فتنہ پرداز لوگ ہر طرف
چھا رہے تھے۔ مومنوں کو خوف اور
گھبراہٹ بلا کی تھی۔ دل دہشت و خوف
کی آماجگاہ بنے ہوئے تھے

(سر الخلافۃ صفحہ ۱۵)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
ہی وہ مرد جلیل تھے جنہیں صحابہ کرامؓ نے
متفقہ طور پر خلافت کی عظیم ذمہ داری
سونپی۔ خلافت پھولوں کی سیج نہیں
تھی جس کو صدیق اکبرؓ نے اختیار کیا تھا
بلکہ وہ کانٹوں کا بستر تھا جس پر حضرت
ابوبکرؓ کو مجبوراً لیٹنا پڑا۔ آپ نے اس
نہایت ہی پُر تعب اور سخت وقت میں
پہاڑ جیسے استقلال اور محیر العقول
بہادری سے کام لیکر ایک طرف مرتدین کا
نہایت کامیاب مقابلہ کیا تو دوسری طرف
وہ لشکر جو حضور انور کی علالت کے
باعث رہ گیا۔ اسے دوبارہ بھیجا اور فرمایا!

"ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ مجال
نہیں کہ وہ اس لشکر کو روک
سکے جسے اُس کا آقا روانگی کا
حکم دے چکا تھا۔ اگر مجھے یقین
ہو جائے کہ اس فوج کی روانگی
کے بعد جنگل سے بھیڑیئے آئیں گے
اور مدینہ کی عورتوں اور
بچوں کو اٹھا کر لے جائیں گے
تب بھی میں اس لشکر کو روانہ
کرنے سے باز نہیں آؤں گا"

لشکر روانہ ہوا اور چالیس دن کے بعد
مظفر و منصور واپس لوٹا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خلیفہ
منتخب ہونے کے بعد جو خطبہ مسجد نبوی میں
ارشاد فرمایا تھا وہ یہ تھا کہ:۔

"لوگو! مجھے خلافت کی خواہش نہ تھی
مگر اب جب کہ تم نے مجھے اپنا سردار تسلیم
کر لیا ہے تو تمہیں میری اطاعت کرنی پڑے گی
مجھ سے یہ توقع تو فضول ہے۔ کہ میں وہی
کام کر سکوں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کرتے تھے ان کے لئے آسمان کے دروازے
کھلے رہتے تھے۔ دم بدم ان پر مائدہ وحی
نازل ہوتی رہتی تھی۔ میں ایک معمولی انسان
ہوں اور تم میں سے کسی سے بہتر نہیں تاہم
میں انتہائی کوشش کروں گا کہ تم پر عدل و
انصاف کے ساتھ حکومت کر سکوں۔ اگر
مجھے سیدھی راہ پر دیکھو تو میری اطاعت
کرو۔ لیکن اگر میں ٹیڑھا چلوں تو مجھے درست
کرو۔ یاد رکھو تم میں سے سب سے کمزور انسان
میرے نزدیک طاقتور ہے۔ جب تک میں
اس کا حق ظالم سے نہ لوں گا۔ اور تم میں سب سے
طاقتور شخص میرے نزدیک ضعیف ہے
جب تک میں مظلوم کو اس کے پنجے سے نہ
چھڑا لوں

(تاریخ اسلام سید امیر علی مترجمہ باری ملک صفحہ ۲۱)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دو نہایت اور
مہتم بالشان کارنامے ایسے ہیں جو ہمیشہ
کے لئے سنہری حروف سے لکھے جایا کریں گے
اوّل۔ جمع قرآن مجید۔ یعنی جن جن مختلف
اجزاء پر قرآن مجید لکھا ہوا تھا۔ ان کو
اسی ترتیب سے ایک لڑی میں منسلک کیا
جس طرح حضور انور علیہ السلام کے زمانے
میں حفاظ کے سینوں میں محفوظ تھا تاکہ
سینوں کے علاوہ ظاہر میں بھی مکمل قرآن مجید
لکھا ہوا محفوظ رہے۔ یہ وہی قرآن مجید تھا
جو ایک حرف کی کمی بیشی کے بغیر آج ہمارے
ہاتھوں میں ہے اور جس کی نقلیں بعد میں
حضرت عثمانؓ نے تیار کرا کے بعد بڑے بڑے
اسلامی شہروں میں بھیجی تھیں۔

دوسرا کارنامہ۔ حضرت فاروق اعظمؓ
کو اپنے بعد خلیفہ بنا کر جانا ہے۔ اسکے
متعلق مولانا ابو الکلام آزاد لکھتے ہیں:۔

گذشتہ اور موجودہ تمام
مسلمانانِ عالم کا یہ فتویٰ
ہے کہ حضرت صدیقؓ نے
عمر فاروقؓ کو امر خلافت
سونپ کر دنیائے اسلام پر اتنا
احسان کیا ہے کہ قیامت تک
اس کی مثال نہیں مل سکتی"

(انسانیت موت کے دروازے پر صفحہ)

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی وفات
کے وقت اپنے جانشین کو وصیت کرتے
ہوئے فرمایا:۔

"عمرؓ! کسی بھی مصیبت کی وجہ
سے دین اسلام کی خدمت
اور حکم ربانی کی تعمیل کو کل
پر ملتوی نہ کرنا۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
سے بڑھ کر ہمارے لئے اور کونسی
مصیبت ہو سکتی تھی۔ مگر تم نے
دیکھ لیا کہ اس روز بھی مجھے جو کچھ
کرنا تھا۔ وہ کر کے رہا۔ خدا کی
قسم اگر میں اس دن حکم خداوندی
کی تعمیل سے ذرا بھی غافل
ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ ہم پر
تباہی مسلط کر دیتا اور سارا
مدینہ فساد کی آگ میں مبتلا ہو
کر ہلاک ہو جاتا"

(انسانیت موت کے دروازہ پر صفحہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
عظیم فدائی اور عاشق صادق تریسٹھ
برس کی عمر میں دو برس تین ماہ گیارہ
دن نہایت شان و شوکت کے ساتھ خلافت
کرنے کے بعد بروز دوشنبہ ۲۲ جمادی الثانی
۱۳ھ مطابق ۲۳ اگست ۶۳۴ء
کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملا۔ آپ کے
جسد مبارک کو آپ کے محبوب آقا کے
پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بلند ترین
شخصیت کی اس سے زیادہ بہتر مثال
اور کیا ہو سکتی ہے کہ انتقال سے پہلے
آپ نے دریافت فرمایا کہ میں نے بطور خلیفہ
بیت المال سے اپنے زمانہ خلافت میں کس
قدر رقم لی ہے حساب کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ
سوا دو برس میں کل پندرہ سو روپے آپ
کو ملے تھے۔ یعنی پچپن روپے ماہوار۔ اس
پر آپ نے حکم دیا کہ میری فلاں فلاں زمین
فروخت کر کے روپے بیت المال کو واپس
کئے جائیں۔ چنانچہ واپس کر دئے۔ اس کے
بعد آپؓ نے پوچھا کہ جب سے میں خلیفہ ہوا
ہوں اُس وقت سے لے کر آج تک میرے
ذاتی مال میں کتنا اضافہ ہوا ہے معلوم
ہوا کہ ایک غلام جو مسلمانوں کی تلواریں
صیقل کرتا ہے۔ ایک اونٹنی جو غریب جبل اور
بیواؤں کے لئے پانی لانے کے کام آتی ہے
اور ایک معمولی چادر۔ اس پر آپ نے فرمایا
مجھے ان چیزوں کو اپنے پاس رکھنے کا کوئی
حق نہیں۔ میرے مرنے کے بعد یہ تینوں عمرؓ
کے پاس پہنچا دی جائیں۔ حضرت عمرؓ ان
کو دیکھ کر رو پڑے اور کہنے لگے ابوبکرؓ
تم اپنے جانشین کے لئے کام بہت مشکل
بنا گئے۔ جس وقت آپ کی روح قفس عنصری
کو پرواز کرنے لگی۔ تو آپؓ نے یہ دعا
پڑھی۔

رَبِّ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا
وَ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

یادرکھنے کی باتیں

عزیز بچو! اور بچیو۔ سالانہ اجتماع ۱۳۴۸ ہش (۱۹۶۹ء) کے
موقعہ پر ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
تعالیٰ نے آپ کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ بچپن کی عمر حافظہ کی عمر ہوتی ہے
جو بات بھی یاد کرنا چاہیں بڑی آسانی سے یاد رکھ سکتے ہیں۔ اس لئے اس عمر
میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی صفات۔ اسلام کی حقیقت۔ حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے مقام اور صداقت۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ختم نبوت کی حقیقت کے متعلق
بنیادی دلائل اور صداقتیں یاد کرا دی جائیں تا جب آپ بڑے ہوں تو اس
قیمتی خزانہ سے جو آپ کے ذہنوں میں محفوظ ہوگا۔ فائدہ اٹھا سکیں۔

حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی روشنی میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
نے بچوں اور بچیوں کے لئے یہ کتابچہ ترتیب دیا ہے جو قرآن کریم کی آیات
(یا ان کے ترجمہ) احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات اور بزرگان سلف کے اقوال پر مشتمل ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق اب آپ بچوں اور بچیوں نے اس
کتابچہ میں مندرج سب باتوں کو زبانی یاد کرنا ہے۔ اسلئے آپ یہ کتاب بذریعہ خط
لکھ کر شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

قیمت فی نسخہ پچاس پیسے

(منیجر شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام سالانہ تربیتی اجتماع مجالس انصار اللہ ضلع لاہور

منعقدہ ۱۹-۲۰؍جولائی ۱۹۷۵ء

۱۹؍جولائی بروز ہفتہ

اجلاس اول زیر صدارت مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور

۳۰-۵ تا ۳۵-۵ شام تلاوت قرآن کریم — مکرم چوہدری محمد شریف صاحب انسپکٹر بیت المال

۳۵-۵ تا ۴۰-۵ دعا

۴۰-۵ تا ۱۵-۶ عہد — ملک عبد اللطیف ستکوہی ناظم ضلع

۱۵-۶ تا ۴۵-۶ افتتاحی تقریر — مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔

وقفہ برائے وضو۔ اذان۔ نماز مغرب

اجلاس دوم۔ زیر صدارت مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی جماعت احمدیہ لاہور

۰۰-۸ تا ۱۵-۸ تلاوت قرآن کریم — مکرم چوہدری عبد الستار صاحب صدر حلقہ سمن آباد

۰۵-۸ تا ۱۰-۸ شب نظم — مکرم حکیم محمد علی صاحب چغتائی

۱۰-۸ تا ۲۵-۸ درس قرآن کریم — مکرم مولوی لطیف احمد صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن

۲۵-۸ تا ۳۵-۸ درس حدیث شریف — مکرم خواجہ محمد شریف صاحب زعیم اعلیٰ حلقہ دہلی دروازہ

۳۵-۸ تا ۴۵-۸ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام — ملک عبد اللطیف ستکوہی۔ ناظم ضلع

ششماہی رپورٹ ہائے زعماء اعلیٰ مجالس انصار اللہ ضلع لاہور

۴۵-۸ تا ۴۵-۹ شوریٰ

کھانا۔ شب بخیر

۲۰؍جولائی بروز اتوار

۰۰-۳ تا ۳۰-۳ نماز تہجد

۳۰-۳ تا ۱۵-۴ نماز فجر

اجلاس اول۔ زیر صدارت مکرم مولوی مبارک احمد صاحب نجیب مربی دار الذکر

۱۵-۴ تا ۴۵-۴ درس قرآن مجید — مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب اے۔ ایل۔ آر۔ او۔

۴۵-۴ تا ۰۰-۵ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استقلال — مکرم مولوی بشیر الدین صاحب معلّم جماعت احمدیہ

۰۰-۵ تا ۱۰-۵ آنحضرتؐ کی دعائیں — الحاج خواجہ محمد شریف صاحب صدر حلقہ دہلی دروازہ۔

۱۰-۵ تا ۲۰-۵ دشمنوں سے حسن سلوک — مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ احمدیہ۔

۲۰-۵ تا ۳۰-۵ صحابہؓ سے محبت — مکرم نصیر احمد صاحب ناصر ایم۔اے مربی سلسلہ احمدیہ۔

۳۰-۵ تا ۴۵-۷ **ناشتہ وغیرہ**

اجلاس دوم۔ زیر صدارت مکرم زعیم اعلیٰ صاحب دہلی گیٹ۔ لاہور

۴۵-۷ تا ۰۰-۸ تلاوت قرآن کریم — مکرم مولانا عبد الکریم صاحب صدر حلقہ وحدت کالونی

۰۰-۸ تا ۱۵-۸ نظم — مکرم مرزا رفیق احمد صاحب ٹھیکیدار

۱۵-۸ تا ۲۰-۸ عہد — مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ اسلامیہ پارک۔

۲۰-۸ تا ۴۰-۸ درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام — مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح مربی سلسلہ احمدیہ

زیر صدارت مکرم امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ لاہور

۴۵-۸ تا ۱۵-۹ ہم احمدی کیوں ہوئے؟ — مکرم مولانا ابو العطاء صاحب قائم مقام صدر مجلس مرکزیہ۔

۱۵-۹ تا ۴۵-۹ مجلس انصار اللہ کی ذمہ داریاں — مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے قائد تحریک جدید و وقف جدید

۴۵-۹ تا ۱۵-۱۰ احمدیت کی خدمات برائے اعلاء اسلام — مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب

انعامی علمی مقابلہ جات

زیر صدارت مکرم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب P.H.D زعیم اعلیٰ ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۵-۱۰ تا ۳۵-۱۰ مقابلہ تلاوت قرآن کریم

۳۵-۱۰ تا ۵۰-۱۰ مقابلہ نظم

۵۰-۱۰ تا ۳۰-۱۱ مقابلہ تقاریر :-

عنوانات

تربیت اولاد۔ بد رسوم کے خلاف جہاد۔ جہاد۔ وفاتِ مسیح۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے۔ تحریکات خلافتِ ثالثہ

وقت فی تقریر ۵ منٹ

۳۰-۱۱ تا ۴۵-۱۱ مقابلہ حاضری حلقہ جات زعماء اعلیٰ لاہور و ضلع

۴۵-۱۱ تا ۱۵-۱۲ احمدیت شاہراہِ غلبہ اسلام ہے — محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اشاعت۔

۱۵-۱۲ تا ۴۵-۱۲ برکاتِ خلافت — محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد۔

۴۵-۱۲ تا ۳۰-۲ **کھانا و نمازیں**

اجلاس سوم۔ زیر صدارت محترم مولانا ابو العطاء صاحب قائم مقام صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

۳۰-۲ تا ۳۵-۲ تلاوت قرآن کریم — مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ احمدیہ

۳۵-۲ تا ۴۰-۲ نظم — مکرم جناب ثاقب زیروی صاحب

۴۰-۲ تا ۰۰-۳ احمدیت دنیا کے لئے رحمت ہے — مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے قائد تحریک جدید و وقف جدید۔

۰۰-۳ تا ۴۰-۳ دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا — محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد۔

۴۰-۳ تا ۵۰-۳ رپورٹ ششماہی ضلع لاہور — ناظم ضلع ملک عبد اللطیف ستکوہی

۵۰-۳ تا ۱۵-۴ تقسیم انعامات — محترم جناب قائم مقام صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔

۱۵-۴ تقریر محترم مولانا ابو العطاء صاحب قائم مقام صدر محترم و ناظر اصلاح و ارشاد تربیت۔

دعا

خاتمہ بالخیر

الداعی الی الخیر۔ الحاج ملک عبد اللطیف خان ستکوہی مولوی فاضل
ناظم ضلع مجلس انصار اللہ۔ لاہور

درخواست دعا

خاکسار کے خسر مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر آف ڈیرہ غازیخان کچھ دنوں سے بعارضہ گردہ میں درد اور پیشاب میں چربی آنے کے بیمار ہیں اور اس وقت صحت بہت خراب ہو چکی ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل شفا یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(محمد عثمان شاہ کارکن دفتر امانت و خزانہ۔ ربوہ)

قائدین مجالس! چندہ اجتماع سالانہ کی وصولی کی طرف فوری توجہ فرماویں۔ (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیرھویں صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رح

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رح (ولادت ۱۲۴۸ھ/۱۸۳۲ء وفات ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) دارالعلوم دیوبند کے بانی اور علمِ کلام، علمِ مناظرہ اور علمِ تصنیف میں حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی جانشین تھے۔

حضرت مولانا رح نے اپنی متعدد کتابوں مثلاً حجۃ الاسلام، مباحثہ شاہجہانپور اور تحذیر الناس میں آنحضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ محمدیت پر بصیرت افروز روشنی ڈالی ہے۔ تحذیر الناس میں فرماتے ہیں:۔

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاءِ سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخرِ زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقامِ مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقامِ مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبارِ تاخرِ زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہلِ اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی۔" (تحذیر الناس صفحہ ۳ از حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رح مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۰۹ھ)

پھر مقامِ خاتمیت کی حقیقت کیا ہے؟ اس سوال کا جواب آپ ہی کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"حاصل مطلب آیہ کریمہ اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوتِ معروفہ تو رسول اللہ صلعم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوتِ معنوی اُمتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے۔ انبیاء کی نسبت تو فقط خاتم النبیین شاہد ہے۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۱۰ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی)

ایک دوسرے پہلو سے اس مقامِ بلند پر درج ذیل الفاظ میں روشنی ڈالتے ہیں کہ:۔

"حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام مراتب کمال اسی طرح ختم ہو گئے جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جیسے بادشاہ کو خاتم الحکام کہہ سکتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الکاملین اور خاتم النبیین کہہ سکتے ہیں۔"

(حجۃ الاسلام صفحہ ۳۴-۳۵ تقریر ۱۲۹۴ھ مطبع مجتبائی۔ اشاعت ۱۸۹۸ء)

پھر "تحذیر الناس" میں اپنا مسلک واضح الفاظ میں یوں بیان فرماتے ہیں:

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۲۸)

تجاویز شوریٰ خدام الاحمدیہ

قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے لئے تجاویز جلد بھجوائیں۔ شوریٰ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقع پر ہوگی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امراء اضلاع کی خدمت میں ضروری گزارش

زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانے کیلئے خاص جدوجہد کی جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ر تبلیغ/فروری ۱۳۵۴ہش/۱۹۷۵ء میں سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانا پڑے گا اور انہیں یہ احساس دلانا پڑے گا کہ زمیندارہ آمد سے اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کی ضروریات کو پورا کریں۔ جو یکدم بڑھ گئی ہیں۔" (مطبوعہ الفضل ۱۲ر مارچ ۱۹۷۵ء)

اجناس کی قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے زمیندار اصحاب کی آمد میں خدا کے فضل سے خاصا اضافہ ہو چکا ہے اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور زیادہ قربانی پیش کرنے کا احساس دلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ۲۴-۲۵-۲۶ر اکتوبر کو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ تمام لجنات کو تیاری کرنے کے لئے ہدایات بھجوا دی گئی ہیں۔ جس لجنہ کو یہ ہدایات نہ ملی ہوں وہ خط لکھ کر منگوا لیں۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوگی اس کیلئے ایجنڈا تیار کرنا ہے۔ تمام لجنات اپنی اپنی جگہ اجلاس کر کے شوریٰ کیلئے تجاویز بھجوائیں جو لجنہ اماء اللہ کی تنظیم اور ترقی سے متعلق ہوں۔ تجاویز پندرہ اگست تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانِ نکاح

۱۱ر جولائی ۱۹۷۵ء کو بعد از نماز جمعہ جامع مسجد احمدیہ سرگودھا میں مکرم و محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب صوبائی امیر نے میری لڑکی ملیحہ مسلم ایم۔اے کا نکاح مرزا مسعود احمد ولد مرزا محمود بیگ صاحب ساکن شاہ پور صدر کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ عزیزہ ملیحہ حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب مرحوم رض آف قادیان کی نواسی اور عزیز مرزا مسعود احمد حضرت مرزا عبد اللہ بیگ مرحوم رض آف مالیر کوٹلہ کا پوتا ہے۔ یہ دونو بزرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

(چوہدری) رحمت علی مسلم ایم اے
(ریٹائرڈ لیکچرار) ۱۱۲-سی سیٹلائٹ ٹاؤن
سرگودھا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تریاقِ اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۰/۰ روپے
نورِ نظر — اولادِ نرینہ کے لئے کورس ۲۵/- روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون ۵۳۸